من يطع الرسول فقد اطاع الله

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

(القرآن)

www.KitaboSunnat.com

جرابوں پر مسح

سلسلہ ۳

منجانب: جمعیت شبان اہلحدیث

رحیم یار خاں

۴۵ ماڈل مارکیٹ پوسٹ بکس نمبر ۵۷ فون نمبر ۲۷۸۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب و سنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ○ س احزاب ع ۳

ترجمہ: بے شک تمہارے لئے اللہ کے رسولؐ میں بہترین نمونہ (پیروی) ہے اس کیلئے جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور آخری دن کی امید (یقین) رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ کا زیادہ ذکر کرتا ہو۔

بلا تخصیص جرابوں پر مسح کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ سے ثابت ہے

مسئلہ جرابوں پر مسح

من عبدہ الا ثیم رحمہ الرحیم
بشیر احمد حسیم
امانت کالونی - رحیم یار خان

ناشر: جمعیت شبان اہلحدیث رحیم یار خان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٩٩ ـ ... بی ماڈل ٹاؤن ـ لاہور
نمبر ... 08149

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد

برادران اسلام اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ دین قیم عطا فرمایا ہے جو بالکل آسان ہے جس میں ہمارے لیے کسی قسم کی دشواری نہیں جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے۔ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ - س حج ع ۱۰

ترجمہ:۔ (اللہ) نے دین میں تم پر کوئی مشقت نہیں ڈالی - اور صحیح بخاری کتاب الایمان ج ا ص ۱۰ پر حدیث رسولؐ بایں الفاظ موجود ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ -	ابو ہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہے بیشک دین آسان ہے -

پس اس آیت اور اس حدیث اور ان کے ہم معنیٰ دیگر آیات واحادیث سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ ہمارا دین جس کا نام اسلام ہے یہ اہل اسلام کیلئے بالکل آسان ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر چلنے والوں کیلئے اس میں کوئی دشواری نہیں کیونکہ یہ اس رحمان ورحیم کا منتخب کردہ ہے جس کی رحمت وشفقت کی کوئی حدبندی نہیں جیساکہ خود اس کا فرمان ہے۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ -

یعنی بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور منتخب کردہ دین صرف اسلام ہے اور دوسری جگہ فرمایا ہے:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا س مائدہ

یعنی آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت (دین والی) تم پر پوری کر دی اور میں نے تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔

اور یہ وہی دین ہے جو امامُ النّاس ابراہیم حنیف خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دین تھا جس کی پیروی کرنے کا ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا جیسا کہ فرمان داور ہے:

فَاتَّبِعْ مِلَّۃَ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم کے دین کی پیروی کر جس کی حالت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تھی کہ وہ تمام علاقاتِ اغیار کو منقطع کر کے صرف اللہ ہی کی طرف انابت و رجوع کرنے والا تھا اور اُسی کے دین کو لازم پکڑنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے جیسا کہ فرمانِ خداوندِ عالم ہے: مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ سوج ع ۱۰

(اے مسلمانو!) یعنی اپنے باپ ابراہیم کے دین کو لازم پکڑو۔

ایسا آسان دین اللہ تعالےٰ نے ہمیں عنایت فرمایا ہے کہ جس میں ہر قسم کی مشقت برداشت کرنے کی بجائے ہمیں بہت ہی سہولتیں عطا کی گئی ہیں مثلاً نماز سفر میں چار رکعتوں کی بجائے دو رکعتیں اور بیماری کی حالت میں اگر کھڑا ہونا دشوار ہو تو بیٹھ کر اگر بیٹھنا دشوار ہو تو لیٹ کر نماز ادا کر سکتے ہیں اسی طرح کسی عذرِ شرعی سے اگر وضو کرنا دشوار ہو تو تیمم کر سکتے ہیں۔ زخموں پر پٹیوں کی حالت میں عضو دھونے کی بجائے مسح کر سکتے ہیں۔ اسی طرح موزے اور جرابیں پہننے کی حالت میں انہیں اتار کر پاؤں دھونے کی بجائے ان پر مسح کر سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر سر پہ پگڑی، ٹوپی، رومال وغیرہ ہو تو ان کے اوپر سے مسح کر سکتے ہیں اور اسی طرح دوسرے فرائض و اجبات کی ادائیگی میں آسانیاں ہیں جو خوفِ طوالت کی بنا پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیر تحریر نہیں لاتا ورنہ مزید مثالیں بھی دیتا لیکن کھلیان ہو اس تقلید ناسدید کا اس نے اس دین قیم اور دین آسان میں بہت سی دشواریاں اور مشقتیں پیدا کر کے مسلمانوں کو اس سے بدظن کر دیا اور ان کے دلوں میں نفرت پیدا کر دی جیسے گمشدہ خاوند والی عورت کو نوے سال انتظار کرنے کا حکم، درمجلس واحد مطلقہ ثلاثہ کو حلالہ کروانے کا حکم، صبح کی سنتیں رہ جائیں تو سورج نکلنے کے بعد تک انتظار کر کے پھر ادا کرنے کا حکم وغیرھا من المسائل اسی طرح جرابوں پر مسح کرنے کی ممانعت بلکہ موجودہ جرابوں پر مسح کرنے والے کو بے وضو کہتے ہیں جس طرح مولوی ابو الفتح محمد یوسف کے تالیف کردہ رسالہ پر لکھا ہوا ہے کہ موجودہ جرابوں پر مسح کرنے والا بے وضو ہے۔ حالانکہ امام اعظم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے خود جرابوں پر مسح کر کے اُمت کیلئے آسانی فرما دی اور آپ کی سنت کے مطابق صحابہؓ نے بھی اس پر عمل کر کے مسئلہ کو واضح کر دیا اور قیامت تک آنے والے مسلمانوں کیلئے اس میں سہولت کی راہ ہموار کر دی۔ اب کوئی عمداً اپنے آپ کو مشقت میں ڈالے تو اس کی مرضی ورنہ احادیث رسول ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور آثار صحابہؓ سے جرابوں پر مسح کرنے کا جواز روز روشن کی طرح واضح ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

حدیث ۱

قال العلامة الامام المباركفوري في تحفة الاحوذي شرح الترمذي قال الزيلعي رواه الطبراني في معجمه من طريق ابن ابي شيبة ثنا ابومعاوية عن الاعمش عن الحكم عن عبد الرحمان بن ابي ليلى عن كعب بن عجرة عن بلال قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح على الخفين والجوربين

ترجمہ

علامہ امام عبدالرحمان مبارک پوریؒ جامع ترمذی کی شرح تحفۃ الاحوذی ج ۱ صفحہ ۱۰۱ پر فرماتے ہیں کہ علامہ زیلعیؒ حنفی نے روایت کیا اس حدیث کو امام طبرانیؒ نے اپنی معجم میں ابن ابی شیبہؒ کے طریق سے وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی (امام) ابومعاویہؒ نے وہ بیان کرتے ہیں امام سلیمان بن مہران اعمشؒ سے وہ بیان کرتے ہیں امام حکم سے وہ بیان کرتے ہیں حضرت بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موزوں اور جرابوں پر مسح کرتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ حدیث بالکل صحیح ہے امام ابن حجر عسقلانی درایہ میں فرماتے ہیں اس کے تمام راوی ثقہ (معتبر) ہیں اور حدیث کے صحیح اور ضعیف ہونے کا مدار راویوں کے ثقہ اور غیر ثقہ ہونے پر ہے اگر تمام راوی ثقہ ہوں گے تو حدیث صحیح ہوگی، اور اگر کوئی راوی ضعیف ہوگا تو حدیث ضعیف ہوگی اس کے تمام راوی ثقہ ہیں کوئی ضعیف نہیں لہذا حدیث صحیح ہے۔ اگر کوئی کہے کہ علامہ عبدالرحمان مبارکپوری فرماتے ہیں کہ اس کی سند میں جو سلیمان بن مہران اعمش ہے وہ مدلس ہے اور عنعنہ سے بیان کرتا ہے اور مدلس کی مُعَنعَن حدیث روایت کردہ ضعیف اور غیر مقبول ہوتی ہے لہذا یہ حدیث بھی اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف اور قابل حجت نہیں ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر مدلس راوی ثقہ ہو اور ثقہ راوی سے تدلیس کرے تو اس کی روایت کردہ معنعن حدیث مقبول ہوگی اور اگر مدلس راوی غیر ثقہ غیر ثقہ سے تدلیس کرے تو اس کی روایت کردہ حدیث مقبول نہیں ہوگی (کفایہ امام خطیب بغدادی) ورنہ وہ کتاب جسے اصح الکتب بعد کتاب اللہ (یعنی اللہ کی کتاب قرآن کے بعد تمام کتابوں سے زیادہ صحیح کتاب) تسلیم کیا گیا ہے اس کی کچھ حدیثوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف اور ناقابلِ حجت ماننا پڑیگا کیونکہ ان کی اسناد میں بھی وہی سلیمان بن مہران اعمش مدلس راوی ہے جو انہیں عنعنہ بیان کرتا ہے بجائے تحدیث کے جن میں سے یہاں چند ذکر کی جاتی ہیں کان کھولکر سن لو۔

نمبر ۱:

نمبر ۱	ترجمہ
قال البخاری حدثنی	امام بخاریؒ فرماتے ہیں مجھے امام
بشر قال حدثنا محمد عن	بشرؒ نے حدیث بیان کی وہ فرماتے
شعبۃ عن سلیمان	ہیں ہمیں امام محمدؒ نے حدیث بیان
عن ابراھیم عن علقمۃ	کی وہ امام شعبہؒ سے وہ امام سلیمانؒ
عن عبد اللّٰہ لما نزلت	بن مہران اعمش سے وہ امام ابراہیمؒ
اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ	سے وہ امام علقمہؒ سے وہ حضرت
یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ	عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ	عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب
وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ ۝	یہ آیت (وہ لوگ جو ایمان لائے
قال اصحاب رسول اللّٰہ	اور اپنے ایمان میں ظلم کی ملاوٹ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم	نہ کی ان لوگوں کیلئے ہی امن ہوگا
اَیُّنا لم یظلم فانزل اللّٰہ	اور وہی لوگ ہدایت یافتہ ہونگے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزوجل إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۝ صحیح بخاری ج۱ ص۱

نازل ہوئی تو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے ظلم نہ کیا ہو تو اللہ عزوجل نے ان کی تفہیم کیلئے پھر یہ آیت نازل فرما دی۔ بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

یعنی ظلم سے مراد یہاں شرک ہے۔

نمبر ۲

ترجمہ

قال البخاری حدثنا قبیصۃ بن عقبۃ قال حدثنا سفیان عن الاعمش عن عبد اللہ بن مرۃ عن مسروق عن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ

امام بخاریؒ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی قبیصہؒ بن عقبہ نے اس نے کہا ہمیں حدیث بیان کی سفیان بن سعید بن مسروق الو عبد اللہ ثوری نے وہ سلیمان بن مہران اعمش سے وہ عبد اللہ بن مرۃ سے وہ مسروق سے وہ عبد اللہ بن عمرو سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خصلۃ منھن کانت
فیہ خصلۃ من النفاق
حتی یدعھا اذا اؤتمن
خان واذا حدث کذب
واذا عاھد غدر
واذا خاصم فجر
صحیح بخاری ص۱۰ طبع کردہ
مکتبہ رشیدیہ دھلی

نے فرمایا جس میں چار (یہ)
خصلتیں ہوں وہ خالص منافق
ہوتا ہے اور ان چاروں میں سے
جس میں ایک خصلت ہو اس
میں منافقیت کی ایک خصلت
ہوتی ہے جب تک اسے چھوڑ
نہ دے ۔ امانت میں خیانت کرنا
بات کرتے ہوئے جھوٹ بولنا
وعدہ خلافی کرنا ، جھگڑتے ہوئے
بکواس کرنا ۔

ع ۳
حدثنا قتیبۃ قال
حدثنا جریر عن الاعمش
عن منذر ابی یعلی الثوری
عن محمد بن الحنفیۃ
قال قال علی کنت رجلا
مذاء فاستحییت ان

ترجمہ

ہم سے بیان کرتے ہیں ہمیں قتیبہ
نے حدیث بیان کی وہ فرماتے
ہیں ہمیں جریر نے حدیث بیان کی
وہ اعمش (سلیمان بن مہران)
سے وہ منذر ابو یعلی ثوری سے وہ
محمد بن حنفیہ سے بیان کرتے ہیں محمد بن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسأل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فامرت المقداد بن الاسود فسألہ فقال فیہ الوضوء

صحیح بخاری جز ۱ صفحہ ۳۰

طبع کردہ مکتبہ رشیدیہ دہلی

حنفیہ فرماتے ہیں میرے باپ حضرت علیؓ نے فرمایا مجھے زیادہ مذی نکلنے کی شکایت تھی میں نے شرم وحیاء کی وجہ سے (اس کے متعلق) خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنے کی بجائے مقداد بن اسود کو حکم دیا کہ اس کے بارے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرے پھر اس نے آپؐ سے دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا اس (مذی) میں وضو کرنا پڑتا ہے۔ (یعنی غسل کی ضرورت نہیں)

ترجمہ

حدثنا آدم قال حدثنا شعبۃ عن الاعمش عن ابی وائل عن حذیفۃ

امام بخاری فرماتے ہیں ہمیں آدم نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی وہ اعمش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال اتی النبی صلے اللہ علیہ وسلم سباطۃ قوم فبال قائماً ثم دعا بماء فجئتہ بماء فتوضا

صحیح بخاری ج ۱ ص ۳۵ مطبع مذکور

(سلیمان بن مہران) سے وہ ابی وائل سے وہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں اُنہوں نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک قوم کی روڑی (کوڑا خانہ) کے پاس آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر پانی طلب کیا میں آپؐ کے پاس پانی لایا تو آپؐ نے وضو کیا۔

صحیح بخاری ج ۱ ص ۳۵ طبع شدہ از مکتبہ رشیدیہ دھلی

ع ۵ :-

حدثنا موسیٰ بن اسماعیل قال حدثنا عبد الواحد عن الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن کریب عن ابن عباس قال قالت

ترجمہ

امام بخاریؒ فرماتے ہیں ہمیں موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی اُنھوں نے کہا ہمیں عبدالواحد نے حدیث بیان کی کہ وہ سلیمان بن مہران اعمش سے وہ سالم بن ابی جعد سے وہ کریب سے وہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میمونۃ وضعت للنبی صلے اللہ علیہ وسلم ماء للغسل فغسل یدیہ مرتین او ثلثا ثم افرغ علی شمالہ فغسل مذاکیرہ ثم مسح یدہ بالارض ثم مضمض واستنشق وغسل وجہہ ویدیہ ثم افاض علی جسدہ ثم تحول من مکانہ فغسل قدمیہ۔

صحیح بخاری ج ۱ ص ۳۹ مطبع مذکور

عنہما سے بیان کرتے ہیں۔ اُنہوں نے زبایا ام المؤمنین حضرت میمونہ رض نے فرمایا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے غسل کرنے کیلئے پانی رکھا تو آپ نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ اپنے ہاتھوں کو دھویا پھر بائیں ہاتھ پہ پانی ڈالکر اپنے مخصوص عضو کو دھویا (یعنی استنجا کیا) پھر زمین پر مار کر اپنے ہاتھوں کو دھویا پھر آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا پھر اپنے تمام جسم پر پانی ڈال کر سارے جسم کو دھویا پھر دوسری جگہ ہوکر اپنے پاؤں کو دھویا۔

بطور مثال یہ پانچ حدیثیں پیش کی ہیں۔ ویسے ایسی حدیثیں صحیح بخاری میں اور بھی ہیں جو سلیمان بن مہران اعمش مدلس سے معنعن روایت کی گئی ہیں کیا صحیح بخاری کی ایسی تمام حدیثیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف اور غیر مقبول ہیں ؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں کیونکہ صحیح بخاری کی تمام احادیث کے صحیح ہونے پر اُمت کا اتفاق ہے۔ اتفاق کیوں نہ ہو ایک لاکھ صحیح احادیث سے صرف چار ہزار حدیث صحیح بخاری میں امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے درج کی ہیں اور ہر حدیث کے لکھنے سے قبل امام موصوفؒ نے ۲ نفل استخارے کے ادا کئے دل مطمئن ہوا تو حدیث درج کی ورنہ نہیں اسی لئے جمہور محدثین کا فیصلہ ہے کہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ فہو صحیح البخاری یعنی اللہ کی کتاب کے بعد صحیح ترین کتاب صرف بخاری ہے تو جب ایسی کتاب میں سلیمان بن مہران اعمش مدلس کی معنعن حدیثیں صحیح اور مقبول ہیں تو اسی راوی کی ایسی حدیثیں دوسری کتاب والی کیوں ضعیف اور نامقبول ہوں وہ بھی صحیح اور مقبول ہیں لہٰذا بلالؓ بن رباح والی مذکور حدیث بالکل صحیح ہے جس سے موزوں اور جرابوں پر مسح کرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مطہرہ سے روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔

حدیث نمبر ۲ — ترجمہ

قال الامام ابو عیسٰی — امام ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی ابنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن عیسی الترمذی	جامع میں فرماتے ہیں ہمیں ھنّاد
فی جامعہ حدثنا	اور محمود بن غیلان نے حدیث
ھناد و محمود بن	بیان کی ان دونوں نے کہا ہمیں
غیلان قالا نا وکیع	وکیع نے حدیث بیان کی وہ سفیان
عن سفیان عن	سے وہ ابو قیس سے وہ ھُزَیل
ابی قیس عن ھزیل	بن شُرحبیل سے وہ مغیرہ بن
بن شرحبیل عن	شُعبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
المغیرۃ بن شعبۃ	بیان کرتے ہیں اُنہوں نے فرمایا
قال توضأ النبی	نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جرابوں
صلی اللہ علیہ وسلم	اور چپل نما جوتوں پر مسح کیا امام
ومسح علی الجوربین	ابو عیسی ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ
والنعلین قال ابو عیسی	حدیث حسن صحیح ہے فی باب المسح
ھذا حدیث حسن	علی الجوربین والنعلین اور
صحیح (باب فی المسح علی	ابن ماجہ نے بھی اسے اپنی سنن
الجوربین والنعلین	(فی باب المسح علی الجوربین
ورواہ ایضا ابن ماجہ	والنعلین) میں روایت کیا ہے
فی سننہ فی باب المسح علی الجوربین	اس حدیث کے تمام راوی معتبر ثقہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والنعلین ۔ ہیں

ابو قیس عبدالرحمان بن ثروان کو امام یحییٰ بن معین، امام عجلی امام ابن حبان، امام دار قطنی، ابن نمیر، امام نسائی وغیرھم تمام اسے ثقہ کہتے ہیں اور یہ سب جرح و تعدیل کے مسلمہ امام ہیں اور یہ سب اس کی توثیق کرتے ہیں۔ دیکھو تہذیب التہذیب ج ۶ ص ۱۵۴

نیز امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری رح کے نزدیک بھی یہ ابو قیس عبدالرحمٰن بن ثروان ثقہ راوی ہے اسی لیے وہ اسے قابلِ حجت سمجھتے ہوئے وہ اپنی صحیح میں اس سے حدیث لائے ہیں حدیث یہ ہے تعصب کی عینک اتار کر دیکھو۔

ترجمہ	
	حدثنا عمرو بن عباس
امام بخاری رح فرماتے ہیں ہمیں عمرو بن	قال حدثنا عبد الرحمان
عباس نے حدیث بیان کی وہ	(ابن مھدی) قال حدثنا
فرماتے ہیں ہمیں عبدالرحمان (ابن مہدی)	سفیان (الثوری) عن ابی
نے حدیث بیان کی وہ فرماتے ہیں	قیس (عبد الرحمان
ہمیں سفیان (ثوری) نے حدیث	بن ثروان) عن ھزیل
بیان کی وہ ابو قیس (عبدالرحمان بن	(ابن شرحبیل) قال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبد اللہؓ (ابن مسعود) لاقضین فیہا بقضاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم او قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابنۃ النصف ولابنۃ الابن السدس وما بقی فللاخت۔	نزدان سے وہ ھُزَیل (ابن شرحبیل) سے بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہؓ بن مسعود نے فرمایا۔ میں اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کروں گا یا یہ الفاظ فرمائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بیٹی کو نصف ½ پوتی کو سُدس ⅙ اور جو باقی بچے وہ ہمشیرہ کو دیا جائے
صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۹۸ باب میراث الاخوات مع البنات عصبۃ (مکتبہ رشیدیہ محشی مولانا احمد علی سہارنپوری حنفی)	

8 یہی حدیث تفصیل سے سُنیئے۔

حدثنا آدم قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا ابو قیس قال سمعت ھزیل بن شرحبیل	ترجمہ:۔ امام بخاری فرماتے ہیں ہمیں آدم نے حدیث بیان کی وہ فرماتے ہیں ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يقول سئل ابو موسى عن
ابنة وابنة ابن و
اخت فقال للابنة النصف
وللاخت النصف وائت
ابن مسعود فسيتابعني
فسئل ابن مسعود واخبر
بقول ابي موسى فقال لقد
ضللت اذن وما انا من
المهتدين اقضي فيها بما
قضى النبي صلى الله
عليه وسلم للابنة
النصف ولابنة الابن
السدس تكملة الثلثين
وما بقي فللاخت فاتينا
ابا موسى فاخبرناه بقول
ابن مسعود فقال لا تسئلو
ني مادام هذا الحبر فيكم

ابو قیس (عبدالرحمان بن ثروان)
نے حدیث بیان کی اُنہوں نے
کہا میں ہزیل بن شرجیل کو فرماتے
ہوئے سنا کہ ابو موسیٰؓ اشعری سے
سوال کیا گیا کہ ایک آدمی ایک
بیٹی، ایک پوتی اور ایک ہمشیرہ
چھوڑ کر فوت ہو گیا اس کی وراثت
کیسے تقسیم ہو گی تو ابو موسیٰ اشعری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
نصف ($\frac{1}{2}$) بیٹی کو اور نصف
($\frac{1}{2}$) ہمشیرہ کو اور جاؤ عبداللہ
بن مسعود کے پاس وہ بھی میرے
مطابق ہی فتویٰ دیں گے۔ پھر
عبداللہ بن مسعود سے فتویٰ پوچھا
گیا اور ابو موسیٰؓ اشعری کی بات
اور فتویٰ کے متعلق انہیں خبر
دی گئی تو عبداللہ بن مسعود نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری ج ۲ صفحہ ۹۹۷ باب میراث ابنۃ ابن مع ابنۃ

سنکر فرمایا کہ میں تو اس وقت گمراہ ہو جاؤں گا اور ہدایت یافتہ نہیں رہوں گا (یعنی اگر ابو موسیٰ کے

فتوے کے مطابق فتویٰ دے دیا) پھر فرمایا میں تو اس میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے مطابق فتویٰ دوں گا یا فیصلہ کروں گا کہ بیٹی کو نصف ½ اور پوتی کو سدس (چھٹا حصہ ⅙) تکمیل ثلثین کے لئے یعنی دو تہائی ⅔ حصہ پورا کرنے کے لئے (کیونکہ بطور فرضیت کے عورتوں کا حصہ زیادہ سے زیادہ یہی (⅔) ہے) اور جو باقی بچے (یعنی ⅓ ہے) وہ ہمشیرہ کو دے دو راوی (ھزیل) کہتا ہے پھر ہم (دوبارہ) ابو موسیٰ رض اشعری کے پاس آئے اور عبداللہ رض بن مسعود کے فتوے اور ساری باتوں کے متعلق انہیں خبر دی تو انہوں (ابو موسیٰ رض) نے فرمایا جب تک یہ عالم (عبداللہ رض بن مسعود) تم میں موجود ہے مجھ سے فتویٰ نہ پوچھا کرو۔ صحیح بخاری ج ۲ صفحہ ۹۹۷ باب میراث ابنۃ ابن مع ابنۃ۔

۹ اسی طرح ان کے استاد ہزیل بن شرجیل کو امام ابن حبان ابن سعد، عجلی، دار قطنی وغیرہم محدثین نے ثقہ کہا ہے۔ تہذیب التہذیب ج ۱۱ صفحہ ۳۱ ان کے علاوہ باقی تمام راوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ثقہ ہیں۔ ابوداؤد اور دیگر جن علماء نے اسے ضعیف کہا ہے ان کا مستدل صرف یہ ہے کہ مغیرہ بن شعبہ سے جرابوں پر مسح کرنا صرف ابوقیس عن ھزیل بن شرجیل ہی بیان کرتا ہے دوسرے ان کے شاگرد بیان نہیں کرتے وہ سب موزوں پر مسح کرنا بیان کرتے ہیں لہٰذا یہ حدیث ضعیف ٹھہری ابوقیس اور ہزیل کے اس مسئلہ میں منفرد ہونے کی وجہ سے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ دونوں شاگرد اور استاد (یعنی ابوقیس عبدالرحمٰن بن ثروان اور ہزیل بن شرجیل) چونکہ ثقہ راوی ہیں اور ثقہ کی زیادتی مقبول ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ حدیث صحیح اور قابل حجت ہے علاوہ ازیں یہ حدیث مسح علی الخفین کے مخالف نہیں بلکہ یہ اور حدیث ہے اور وہ اور حدیث یہ ایک زائد مسئلہ کا جواز بتاتی ہے نہ کہ دوسری کے خلاف جواز مسح کی جو علّت موزوں پر مسح کرنے میں پائی جاتی ہے وہی علّت جرابوں پر مسح کرنے میں پائی جاتی ہے یعنی رفعِ مشقّت کیونکہ جس طرح دشواری موزے اتار کر پاؤں دھونے میں اور آسانی موزوں پر مسح کرنے میں ہے اسی طرح دشواری جرابیں اتار کر پاؤں دھوتے میں اور آسانی جرابوں پر مسح کرنے میں ہے۔ اور اللہ کا فرمان مزید سن لو۔

یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(سورہ البقرہ) یعنی اللہ تعالیٰ تم پر آسانی چاہتا ہے دشواری اور مشقت نہیں چاہتا۔ لہٰذا جس طرح موزوں پر مسح جائز ہے اسی طرح جرابوں پر بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ موزے اور جرابیں پاؤں دھوکر پہنے ہوئے ہوں یعنی پہلے پاؤں دھوکر وضو کرے پھر موزے یا جرابیں پہن لے پھر اس کے بعد جب بھی وضوء کرے پاؤں دھونے کی بجائے ان موزوں اور جرابوں پر مسح کرلے لیکن مقیم کیلئے ایک دن اور ایک رات تک اجازت ہے اور مسافر کے لئے تین دن اور تین رات تک اس کے بعد پھر دھولے پھر اسی طرح مسح کرتا رہے۔ اس کی تفصیل انشاءاللہ مفصل محمدی نماز میں بیان کروں گا۔

بلالؓ بن رباح اور مغیرہؓ بن شعبہ والی ان مذکورہ بالا مرفوع، متصل اور صحیح حدیثوں کے علاوہ جرابوں پر مسح کرنے کے جواز میں آثارِ صحابہؓ بھی ملاحظہ ہوں

اثر۱ عن کعب بن عبداللہ قال رأیت علیا بال فمسح علی جوربیہ ونعلیہ ثم قام یصلی۔	ترجمہ:- امام کعب بن عبداللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا اُنہوں نے پیشاب کرنے کے بعد جب وضوء کیا تو اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جرابوں اور اپنے جوتوں پر مسح کیا - پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے
تحفۃ الاحوذی ج ۱ صـ۱۰۱ بحوالہ مصنف عبدالرزاق -

اثر ۲ عن ابراهيم ان ابن مسعود كان يمسح على خفيه ويمسح على جوربيه وسنده صحيح -

ترجمہ:- امام ابراہیم فرماتے ہیں بے شک عبداللہ بن مسعودؓ اپنے موزوں پر مسح کرتے تھے اور اپنی جرابوں پر مسح کرتے تھے اور اور علامہ مبارک پوری فرماتے ہیں اس کی سند صحیح ہے۔ حوالہ مذکور

اثر ۳ عن اسماعيل بن رجاء عن ابيه قال رأيت البراء بن عازب يمسح على جوربيه ونعليه

ترجمہ:- اسماعیل بن رجاء اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے براءؓ بن عازب کو دیکھا وہ اپنی جرابوں اور چپل نما جوتوں پر مسح کرتے تھے - حوالہ مذکور

اثر ۴ عن قتادة عن انس بن مالك انه كان يمسح على الجوربين

ترجمہ:- قتادہ انس بن مالک سے بیان کرتے ہیں کہ وہ (انسؓ بن مالک) جرابوں پر مسح کرتے تھے ۔

حوالہ مذکور

حوالہ مذکور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اثر ۵ عن خالد بن سعد قال كان ابومسعود الانصاري يمسح على الجوربين له من شعر و نعليه وسنده صحيح حواله مذکور	ترجمہ: امام خالد بن سعد فرماتے ہیں ابو مسعود انصاری رضی اپنی جرابوں پر مسح کرتے تھے جو بالوں سے بنی ہوئی تھیں اور اپنے (چپل نما) جوتوں پر بھی مسح کرتے تھے۔ اس کی سند بھی صحیح ہے۔ حوالہ مذکور۔
اثر ۶: عن ابی خلاس عن ابن عمر انه كان يمسح على جوربيه و نعليه۔ حوالہ مذکور	ترجمہ:۔ ابو خلاس عبداللہ بن عمر رضی سے بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنی جرابوں اور جوتوں پر مسح کرتے تھے (حوالہ مذکور)

مذکورہ بالا چھ صحابہ رضی کے علاوہ امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں ابوامامہ رضی سہل بن سعد، عمرو بن حریث، عمر رضی بن خطاب، ابن رضی عباس رضی سے بھی جرابوں پر مسح کرنے کا ذکر کیا ہے یعنی امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں مذکورہ بالا ۹ صحابہ رضی سے جرابوں پر مسح کرنے کا ثبوت پیش کیا ہے۔ حافظ ابن قیم نے تہذیب السنن میں مندرجہ ذیل اور چار صحابہ رضی کا بھی ذکر کیا ہے جو جرابوں پر مسح کرتے تھے یعنی عمار رضی بلال رضی۔ عبداللہ رضی بن ابی اوفی۔ عمرو رضی بن عباس ان چاروں کو پہلے نو کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ملاؤ تو کل تیرہ[۱۳] صحابہؓ ہوئے جو جرابوں پر مسح کرتے تھے اور جرابوں کی کوئی تخصیص مذکور نہیں کہ وہ کیسی جرابیں تھیں لہذا جرابیں عام ہیں خواہ جیسی بھی ہوں جس چیز کی بھی ہوں اونی ہوں یا سوتی، کپڑے کی ہوں یا بالوں کی البتہ ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمل میں مذکور ہو چکا ہے کہ وہ بالوں سے بنی ہوئی جرابوں پر مسح کرتے تھے لیکن موٹی اور گھنی ہونے کی اس میں بھی کوئی شرط مذکور نہیں لہذا نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور مذکورہ بالا تیرہ[۱۳] صحابہؓ سے جرابوں پر مسح کرنے کا جواز ثابت ہو گیا اور بغیر کسی شرط کے ثابت ہو گیا کیونکہ جورب (جراب) کا معنیٰ ہے لفافۃ الرجل یعنی پاؤں کا غلاف تو یہ عام ہے خواہ جیسا بھی ہو تمام اہل لغت کے الفاظ کا مفہوم یہی ہے۔ کیا بقول مولوی ابو الفتح محمد یوسف کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مذکورہ بالا تیرہ[۱۳] صحابہؓ جو جرابوں پر مسح کرتے تھے وہ سب بے وضو ہی نماز پڑھتے تھے؟ معاذ اللہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ پھر ان کے امام اعظم ابو حنیفہؒ کے شاگرد امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ جو جرابوں پر مسح جائز کہتے ہیں وہ بھی بے وضو ہی نمازیں پڑھتے پڑھواتے تھے؟ دیکھو قدوری ص۲۹ باب المسح علی الخفین میں ان کے متعلق مذکور ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقالوا یجوز اذا کانا ثخینین لا یشفان

ترجمہ اور وہ دونوں (امام محمد، امام ابو یوسف) کہتے ہیں کہ جب جرابیں موٹی ہوں، باریک نہ ہوں تو ان پر مسح کرنا جائز ہے (ثخانت)

ثخونت کی تعریف جس سے ثخین مشتق ہے قدوری کے محشی حنفی مولوی ابو سعید غلام مصطفےٰ سندی قاسمی سے سنیئے وہ لفظ ثخینین کے نیچے لکھتے ہیں۔

حد الثخانة ان یقوم علی الساق من غیر ان یربط بشئی۔

یعنی ثخانت کی تعریف یہ ہے کہ بغیر کسی چیز سے باندھنے کے وہ پنڈلی پر قائم رہے۔ اور لا یشفان کی تعریف اور معنیٰ بیان کرتے ہوئے اس لفظ کے اوپر لکھتے ہیں:

ای لا یری ما تحتہما من بشرۃ الرجل من خلال۔ یعنی باریک ہونے یا پھٹنے کے سبب پاؤں کا چمڑا ان کے نیچے سے نظر نہ آئے گویا نالون کی موجودہ موٹی جرابوں پر مسح کرنا امام محمد اور امام ابو یوسف کے نزدیک بھی جائز ہے کیونکہ وہ ایسی ہی ہوتی ہیں جیسی وہ کہتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو کیا وہ بھی بے وضوء ہی نمازیں پڑھتے پڑھاتے تھے؟ خدا کا خوف کرو اس کے منطقی نتائج کیا نکلیں گے۔ یعنی بقول مولوی یوسف کے موجودہ جرابوں پر مسح کرنیوالا (خواہ موٹی ہوں یا باریک) بے وضوء ہوا اور جو بے وضو ہوا اس کی نماز نہیں اور جس کی نماز نہیں وہ بے نماز ہوا اور جو بے نماز ہوا وہ کافر اور مشرک ہوا اور جو کافر مشرک ہوا وہ جہنم رسید ہوکر ہمیشہ اس میں رہے گا۔ معاذ اللہ استغفر اللہ نعوذ باللہ من ھٰذا التفوہ والمقول۔ اور مولوی محمد یوسف صاحب کا یہ کہنا کہ یہ حدیث باتفاق محدثین ضعیف ہے باطل ہے کیونکہ اس کی تصحیح جرح و تعدیل کے مسلمہ ائمہ محدثین سے بیان کر چکا ہوں اور ان کا یہ کہنا کہ لفظ جورب مبہم ہے جو کئی قسم پر بولا جاتا ہے اور اس کی تعیین کسی صحیح حدیث میں مذکور نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فلاں قسم پر مسح فرمایا ہو تو اس کا جواب بھی تحریر کر چکا ہوں کہ جب حدیث میں تخصیص نہیں تعمیم ہے تو جورب ہر قسم کی جراب کو شامل ہے جس پر مسح جائز ہے پھر عمل رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو صحابہؓ زیادہ جانتے تھے بعد والے نہیں اسی لئے تو ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالوں کی جرابوں پر مسح کرتے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا ذکر کرچکا ہوں کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ جوب ہمہ قسم کی جراب پر بولا جاتا ہے ورنہ وہ بالوں کی جرابوں پر ہرگز مسح نہ کرتے۔ اور ان کا یہ کہنا کہ یہ حدیث قرآن کے صریح حکم کے مخالف ہے کیونکہ قرآن پاؤں دھونے کا حکم دیتا ہے لہذا اس پر عمل جائز نہیں یہ بھی باطل ہے کیونکہ اگر یہ قرآن کے خلاف ہوتا تو صاحب قرآن رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم البیانہ کرتے یعنی جرابوں پر مسح نہ کرتے پھر اگر یہ جرابوں پر مسح کرنا قرآن کے خلاف ہے تو موزوں پر مسح کرنا بھی قرآن کے خلاف ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ نہ یہ قرآن کے خلاف ہے نہ وہ دونوں قرآن کے عین مطابق ہیں صرف تمہاری سمجھ قاصر ہے کیونکہ قرآن کہتا ہے: ما جعل علیکم فی الدین من حرج

یعنی دین میں تم پر کوئی مشقت نہیں ڈالی اور قرآن کہتا ہے،

یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر

یعنی اللہ تعالیٰ تم پر آسانی چاہتا ہے دشواری نہیں چاہتا تو اس قرآن کے منشا اور مقصد کو صاحب قرآن امام اعظم صلے اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور جرابوں پر مسح فرما کر اپنے عمل سے امت کیلئے واضح کر دیا کہ جب پاؤں میں موزے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا جرابیں پہنے ہوئے نہ ہوں پھر تو پاؤں کا دھونا فرض ہے لیکن موزوں اور جرابوں کی حالت میں دھونا فرض نہیں بلکہ ان پر مسح کرلینا جائز ہے جس طرح غسلِ ضروری میں تمام جسم کا تر کرنا فرض ہے حتیٰ کہ ایک بال بھی خشک نہ رہے لیکن وہ عورت جس نے اپنے سر کے بالوں کی ایسی مینڈھیاں بنائی ہوئی ہوں جو بغیر کھولنے کے بال تر نہ ہوسکیں تو پھر ان (سر کے سارے بالوں) کو تر کرنا فرض نہیں بلکہ ایسی حالت میں سر پر دونوں ہاتھوں کے تین چلو (لپ) بہانا کافی ہے کیونکہ انکو کھولکر تر کرنا مشقت اور دشواری ہے جو اس ارحم الراحمین نے معاف کردی ہیں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ کوئی حدیثِ رسول بھی جو صحیح سند کے ساتھ رسول صلعم سے ثابت ہو قرآن کے مخالف نہیں ہوسکتی کیونکہ حدیثِ رسول صلعم تو قرآن کی صحیح تفسیر ہے اور تفسیر اجمال کے خلاف نہیں ہوسکتی کسی کی کوتاہ نظری کی رسائی نہ ہو تو علیحدہ بات ہے جس طرح ان متعلدین کی کوتاہ نظری نے ان اقرء القرآن الخ اور فاقرءوا الخ میں تضاد پیدا کرکے دونوں آیتوں کو عمل سے (چھوٹ) گرا دیا حالانکہ دونوں میں کوئی تضاد نہیں دونوں کا جدا جدا مفہوم ہے جو بالکل واضح اور درست ہے فاقرءوا الخ تہجد میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخفیف قراءت کیلئے اور اذا قرؤا القرآن الخ کفار کے جواب کیلئے نازل کی گئیں ہیں۔ مثالیں مزید بھی دیتا لیکن طوالت کا خدشہ ہے اور ان کا ہمارے علماء کے فتاوٰی کو ہمارے لئے خلاف لبطور دلیل پیش کرنا خواہ کسی مسئلہ کے متعلق ہو انتہائی درجہ کی جہالت ہے کیونکہ جب ہم صحابہؓ، تابعین، اتباع التابعین، ائمہ مجتہدین جملہ محدثین میں سے کسی کی تقلید نہیں کرتے آنکھیں بند کرکے گلے میں پٹہ ڈال کر اندھا دھند کسی کے پیچھے نہیں لگتے، بلکہ ہر ایک کی ہر ایک بات قرآن اور حدیث کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں۔ صحیح ہو تو تسلیم کرتے ہیں غلط ہو تو دیوار پر مارتے ہیں تو پھر ہم اپنے علماء کی تقلید کیسے کرسکتے ہیں تقلید ہی تو اصل گمراہی ہے جو انسان کی قوتِ فکر، فہم وفراست، بصارت وبصیرت امعانِ نظر اور تحقیق جیسی نعمتیں سلب کرکے انسان کو انسانیت سے نکالکر بہیمیت میں داخل کردیتی ہے پھر وحوش وبہائم اور اس میں کوئی امتیاز نہیں رہتا جس طرح ان کا مالک ان کی نکیل پکڑ کر ان کو جدھر چاہتا ہے جیسے چاہتا ہے کھینچ کرلے جاتا ہے اسی طرح ہر مقلِّد کو مقلَّد۔ خدا کی پناہ ہم انسانیت والی نعمت عقلی کو ضائع کرکے بہیمیت کو کیوں اختیار کریں یہ تو پرلے درجے کی دنائت ہے اعاذنا اللّٰہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منہا برحمتہ الکاملۃ ما بقینا ابدا آمین ثم آمین اور
ان کا شاگردوں کی کثیر تعداد کی وجہ سے امام ابو حنیفہؒ کو غلطی سے
مبرا سمجھنا از حد جہالت ہے کیونکہ یہ مقام تو صرف اور صرف حضرت
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی عطا کیا گیا ہے اور کسی
کو نہیں خواہ ساری دنیا ہی اس کی شاگرد کیوں نہ ہو کیونکہ ہمارے امام
اعظم رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی ایسا انسان نہیں
جس کے علم کی بنیاد وحی پر ہو اور جس کے علم کی بنیاد وحی پر ہو وہی غلطی
سے مبرا ہو سکتا ہے دوسرا کوئی نہیں× تو تمہارے امام اعظم پر کونسی وحی نازل
ہوئی ہے جس کے سبب وہ غلطی سے محفوظ ہوں - حاشا وکلا ہرگز نہیں انکے
سینکڑوں مسائل ہم قرآن اور حدیث کے خلاف ثابت کر سکتے ہیں اگر طلب ہو
تو انشاء اللہ ضرور ثابت کریں گے اور ننگے سر نماز پڑھنے کی ممانعت اور کراہت
کے متعلق ان کا ہمارے علماء کے فتاویٰ سے سہارا لینا ہرگز درست نہیں
اس کا جواب میں پہلے لکھ چکا ہوں اور ان کا اس کے متعلق تین احادیث
کو پیش کرنا علم حدیث سے بے بہرہ گی کی دلیل ہے کیونکہ ان احادیث
کا اس مسئلہ (ننگے سر نماز پڑھنے) کے ساتھ قطعاً کوئی تعلق نہیں اگر کوئی
شخص مرد کو ننگے سر نماز پڑھنے کی ممانعت یا کراہت صراحۃً کسی صحیح مرفوع
حدیث سے ثابت کر دے تو اس کو ایک ایک حدیث کے بدلے دس دس

× ختم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا آئیے میدان عمل میں احادیث دکھا کر منٹوں میں ہزاروں روپے وصول کرکے دربدر جا کر لوگوں سے چندہ مانگنا چھوڑ دے اور لوگوں سے مستغنی ہو جائے اور عزت کے ساتھ گھر بیٹھ کر کھائے ورنہ ہم بغیر مجبوری کے اس (ننگے سر نماز پڑھنے) کا جواز احادیث صحیحہ مرفوعہ سے ثابت کرتے ہیں۔ منکرین کان کھول کر سن لیں اور فیصلہ خود کرلیں۔ حدیث ۱ عن محمد بن المنکدر قال صلی جابر فی ازار قد عقدہ من قبل قفاہ وثیابہ موضوعۃ علی المشجب فقال لہ قائل تصلی فی ازار واحد فقال انما صنعت ذالک لیرانی احمق مثلک وایّنا کان لہ ثوبان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۱ مطبع رشیدیہ۔ ترجمہ:۔ امام محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے ایک ہی چادر (تہبند) میں اس طرح نماز پڑھی کہ اپنی گدی پر اس کی گرہ دی حالانکہ اس کے اور کپڑے لکڑی کے سٹینڈ پر رکھے ہوئے تھے تو اسے ایک کہنے والے نے کہا کہ تو ایک ہی چادر (تہبند) میں نماز پڑھتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ کام میں نے صرف اس لئے کیا ہے کہ مجھے تجھ جیسا احمق بھی دیکھ لے اور فرمایا! ہم میں سے کون ایسا آدمی ہے جس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو کپڑے ہوتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی آپ کے وقت اکثر لوگ ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھتے تھے دو کپڑوں کا التزام نہیں کرتے تھے۔ اگر اس کا معنی یہ کریں کہ انکے پاس اور کپڑے نہیں ہوتے تھے صرف مجبوری کے تحت وہ ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھتے تھے تو پھر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا جواب بالکل غلط اور باطل تصور کیا جائے گا کیونکہ انکے (جابرؓ) پاس تو اور کپڑے موجود تھے جو کم از کم تین تھے کیونکہ عربی زبان میں جمع تین سے شروع ہوتی ہے اور لفظ ثیاب ثوب کی جمع ہے جو کم از کم تین پر دلالت کرتا ہے اتنے کپڑوں کے ہوتے ہوئے اُنہوں نے صرف ایک ہی چادر میں نماز پڑھی جس سے بازو منکبین (شانوں کی ہڈیاں) اور سر بھی ننگا تھا کیونکہ چادر کی گدی پر گرہ لگائی تھی اور اس پر معترض کو احمق کہا اور یہی حدیث اس کے بعد دوسری سند کے ساتھ صحیح بخاری میں اس طرح مذکور ہے

عن محمد بن المنکدر قال رأیت جابرا یصلی فی ثوب واحد وقال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب۔

ترجمہ: امام محمد بن منکدر فرماتے ہیں میں نے جابرؓ بن عبداللہؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اُنہوں نے (جابرؓ) نے فرمایا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ یہی حدیث جابر بن عبداللہؓ والی صحیح مسلم ج۱ صہ۱۹۸ مطبع اصح المطابع پر اسی طرح مذکور ہے :

ترجمہ	
امام مسلم بن حجاج فرماتے ہیں مجھے	حدثہ انہ رای
حرملہ نے حدیث بیان کی وہ کہتے	حدثنی حرملۃ
ہیں ہمیں ابن وہب نے حدیث	بن یحییٰ قال نا ابن
بیان کی اس نے کہا مجھے عمرو	وھب قال اخبرنی
نے خبر دی کہ ابو الزبیر مکی نے	عمرو ان ابا الزبیر
مجھے حدیث بیان کی کہ اس (	المکی حدثہ انہ رای
ابو الزبیر) نے جابر بن عبداللہ	جابر بن عبد اللہ
کو دیکھا وہ ایک ہی کپڑے میں	یصلی فی ثوب متوشحا
اس طرح نماز پڑھ رہے تھے	وعندہ ثیابہ وقال
کہ اس (کپڑے) کی دائیں طرف	جابر انہ رای رسول اللہ
بائیں کندھے پر ڈالکر اور بائیں طرف	صلی اللہ علیہ وسلم
	یصنع ذالک وفی روایۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن جابر قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد متوشحا بہ۔
صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۹۸ مطبع اصح المطابع

دائیں کندھے پر ڈال کر اگلی سی پر گرہ لگائی ہوئی تھی حالانکہ اس (جابرؓ) کے پاس اس کے اور کپڑے بھی موجود تھے اور حضرت جابر نے فرمایا کہ اسی طرح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے یعنی کپڑوں کے ہوتے ہوئے بھی صرف ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھتے تھے۔

حدیث نمبر ۲:- عن ھشام عن ابیہ ان عمر بن ابی سلمۃ اخبرہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد مشتملا بہ فی بیت ام سلمۃ واضعا طرفیہ علی عاتقیہ: صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۲ مطبع رشیدیہ، صحیح مسلم ج

ترجمہ:- ہشام بن عروہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ بن ابی سلمہ نے مجھے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ ام سلمہؓ کے گھر ایک ہی کپڑے (چادر) میں اس طرح نماز پڑھ رہے تھے کہ آپؐ نے اس کی مخالف سائڈیں کر کے اسے اپنے کندھوں پر باندھا ہوا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صد ۱۹ مطبع اصح المطابع

حدیث نمبر۳ :- حدثنا اسماعیل بن ابی اویس قال حدثنی مالک بن انس عن ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ ان ابا مرۃ مولی ام ھانی بنت ابی طالب اخبرہ انہ سمع ام ھانی بنت ابی طالب تقول ذھبت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح فوجدتہ یغتسل وفاطمۃ ابنتہ تسترہ قالت فسلمت علیہ فقال من ھذہ قلت انا ام ھانی بنت ابی طالب فقال مرحبا بام ھانی

ترجمہ:۔ امام بخاری فرماتے ہیں ہمیں اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا مجھے امام مالک بن انس نے حدیث بیان کی وہ ابی النضر عمر بن عبید اللہ کے غلام سے بیان کرتے ہیں کہ ام ھانی بنت ابی طالب کے غلام ابو مرۃ نے مجھے بتایا کہ میں نے ام ھانی بنت ابی طالب کو فرماتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا اس حال میں کہ آپ کی بیٹی فاطمہ رض آپ کو پردہ کئے ہوئے تھی میں نے آپ پر سلام کہا آپ نے فرمایا یہ کون ہے میں نے کہا میں ابو طالب کی بیٹی ام ھانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلما فرغ من غسله قام
فصلى ثمان ركعات ملتحفا
في ثوب واحد فلما
انصرف قلت يا رسول الله
زعم ابن أمي انه قاتل رجلا
قد اجرته فلان بن
هبيرة فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم
قد اجرنا من اجرت
يا ام هانئ قالت ام هانئ
وذاك ضحى
صحیح بخاری ج ١ ص ٥٢ مطبع رشیدیہ

پھر آپ نے فرمایا ام ھانی کو مبارک
ہو پھر آپ جب اپنے غسل سے
فارغ ہوئے تو آپ نے مخالف
طرفین کر کے ایک ہی کپڑے (چادر)
میں کھڑے ہو کر آٹھ رکعتیں نماز
پڑھی پھر جب آپ نماز سے فارغ
ہوئے میں نے کہا اے اللہ کے رسول
میری ماں کا بیٹا (اخیانی بھائی)
ایک آدمی فلاں بن ہبیرہ کو قتل کرنا
چاہتا ہے جسے میں نے پناہ دے دی ہے
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے ام ھانی جسے تو نے پناہ دی ہے ہم نے
بھی اسے پناہ دے دی اور ام ھانی نے فرمایا
یہ ضحی کی نماز تھی یا ضحی کا وقت تھا۔

حدیث ١٢: عن محمد بن
المنكدر قال دخلت
على جابر بن عبد الله

ترجمہ: امام محمد بن منکدر فرماتے
ہیں میں جابر بن عبد اللہ کے پاس
گیا اس حال میں کہ وہ ایک ہی کپڑا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وهو یصلی فی ثوب واحد	لپیٹ کر اس میں نماز پڑھ رہے تھے حالانکہ
ملتحفا به ورداؤه	اس کی اوپر کی چادر پاس رکھی ہوئی تھی
موضوع فلما انصرف	جب نماز سے فارغ ہوئے ہم نے کہا
قلنا یا اباعبد الله	اے ابو عبداللہ تم ایک ہی چادر میں نماز
تصلی ورداؤك موضوع	پڑھتے ہو؟ حالانکہ تمہارے پاس
قال نعم احببت ان یرانی	دوسری چادر موجود ہے انہوں نے
الجهال مثلكم رأیت النبی	کہا ہاں میں چاہتا ہوں کہ تم جیسے
صلی الله علیه وسلم	جاہل مجھے دیکھیں اور فرمایا میں نے
یصلی كذا	نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح
صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۳ مطبع رشیدیہ	نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔
حدیث نمبرہ:- حدثنا	ترجمہ:- امام بخاری فرماتے ہیں ہمیں
عبد الله بن محمد قال	عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی
ثنا یحیی بن آدم قال	انہوں نے کہا ہمیں یحییٰ بن آدم نے حدیث
ثنا زهیر عن ابی اسحاق	بیان کی انہوں نے کہا ہمیں زہیر
قال ثنا ابو جعفر انه	نے حدیث بیان کی وہ ابی اسحاق سے
كان عند جابر بن	بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا ہمیں جعفر
عبد الله هو وابوه وعنده	محمد بن علی بن حسین معروف باقر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقوم فسألوه عن الغسل فقال يكفيك صاع فقال رجل ما يكفيني فقال جابر كان يكفي من هو أوفى منك شعرا وخيرا منك ثم أمنا في ثوب

صحیح بخاری ج۱ ص۳۹ مطبع رشیدیہ

نے بیان کیا کہ میں اور میرا باپ (زین العابدین علی بن حسین بن علی بن ابی طالب) جابر بن عبداللہ کے پاس تھے اور انکے پاس کچھ اور لوگ بھی تھے اُنہوں نے آپ (جابر بن عبداللہ) سے غسل کے متعلق دریافت کیا تو اُنہوں نے ایک آدمی کو مخاطب کر کے فرمایا تجھے غسل کیلئے پانی کا ایک صاع کافی ہے پھر ایک آدمی نے کہا مجھے ایک صاع کافی نہیں تو حضرت جابر نے فرمایا جس ہستی کے بال تجھ سے زیادہ تھے اور وہ خود تجھ سے بہتر تھے ان کو تو ایک صاع پانی کافی تھا پھر ہماری امامت کروائی (رہا حضورؐ نے یا جابرؓ نے)

ف ایک ہی کپڑے میں

حدیث نمبر۲:- عن عمارؓ بن یاسرؓ قال أمنا

ترجمہ:- عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثوب واحد متوشحا بہ تحفۃ الاحوذی ج ۱ ص ۲۷۶ بحوالہ ابن عساکر۔

وسلم نے ہم کو ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھائی اس حال میں کہ آپ نے مخالف طرفیں کر کے اسے اپنے کندھوں پر باندھا ہوا تھا۔

حدیث ۷: عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی ثوب واحد یتقی بفضولہ حر الارض وبردھا۔ تحفۃ الاحوذی ج ۱ ص ۲۷۶ بحوالہ ابن ابی شیبہ۔

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھی اس کپڑے کے زائد حصہ کے سبب زمین کی گرمی اور سردی سے بچتے تھے۔

حدیث ۸: عن کیسان قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر والعصر فی ثوب واحد متلببا بہ۔ تحفۃ الاحوذی ج ۱ ص ۲۷۶ بحوالہ ابن ابی شیبہ ابن ماجہ

ترجمہ:۔ کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ظہر اور عصر کی نماز ایک ہی کپڑے میں پڑھی اس کی دونوں طرفیں مخالف کر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماجہ صـ ۴۷ ۔

حدیث نمبر ۹ : عن عبادۃ بن الصامت الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ قطیفۃ رومیۃ قد عقدھا علی عنقہ ثم صلی بنا ما علیہ غیرھا تحفۃ الاحوذی ج ۱ صـ ۲۸۷ بحوالہ ابن عساکر۔

اپنے کندھوں پر باندھ کر۔

ترجمہ :۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ آپ پر رومی چادر تھی جس کی آپؐ نے اپنی گردن پر گرہ دی ہوئی تھی۔ پھر آپؐ نے ہمکو نماز پڑھائی اس کے سوا آپؐ پر اور کوئی چادر نہیں تھی۔

حدیث نمبر ۱۰ : عن محمد بن عبد الرحمٰن رحمہ اللہ بن ابی بکر رضہ عن ابیہ قال اَمنا جابر بن عبد اللہ فی قمیص لیس علیہ رداء فلما انصرف قال انی رأیت رسول اللہ

ترجمہ : محمد بن عبد الرحمان رحمۃ بن ابی بکر رضہ اپنے باپ عبد الرحمان بن ابی بکر سے روایت کرتے ہیں اُنھوں نے فرمایا ہمیں جابرؓ بن عبد اللہ نے ایک قمیص میں نماز پڑھائی اُن پر کوئی چادر نہیں تھی پھر جب نماز سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم یصلی
فی قمیص۔ سنن ابی داؤد
باب الرجل یصلی فی قمیص واحد
حدیث ۱۱ عن جابر
حدثنی ابوسعید الخدری
انہ دخل علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
وھو یصلی فی ثوب واحد
متوشحا بہ۔ سنن ابن ماجہ
ص۷۴ باب الصلوۃ فی ثوب
واحد
حدیث نمبر ۱۲: عن طلق
بن علی قال جاء رجل
فقال یا نبی اللہ ماتری
فی الصلوۃ فی ثوب واحد
فاطلق النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ازارہ فطارق

فارغ ہوئے تو فرمایا بیشک میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی
ایک ہی قمیص میں نماز پڑھتے دیکھا ہے
ترجمہ:۔ امام جابرؓ روایت
ہے کہ مجھے ابوسعید خدری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ
میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوا اس حال میں کہ آپؐ
ایک ہی کپڑے کو کندھوں پر باندھ کر
اس میں نماز پڑھ رہے تھے
صحیح مسلم ج۱ ص۱۹۸
ترجمہ:۔ طلق بن علی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
ایک آدمی آیا اس نے کہا اے اللہ کے
نبیؐ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے
متعلق آپؐ کا کیا فرمان ہے؟ تو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تہبند اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

به ردائه ثم اشتمل بها
فلما قضى الصلوة قال
اكلكم يجد ثوبين
تحفة الاحوذي ج ۱ ص ۲۷۷، ۲۷۸
بحواله عبد الرزاق وابن ابي شيبه
وزاد ابوداؤد في سننه
بعد اشتمل بها ثم قام فصلى
بنا نبي الله صلى الله عليه
وسلم الخ

اوپر والی چادر کو باہم ملا کر یعنی تہبند
کرکے ان دونوں کی اپنے کندھے
پر گرہ دی پھر کھڑے ہو کر اللہ کے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی
جب فارغ ہوئے تو فرمایا کیا تمہارے
ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں؟ فتفکروا
تدبروا یا حماة السنة اللامعة ولنجاة
البدع الجامعة

حديث ۱۳ عن عكرمة
مولى ابن عباس قال سمعت
ابا هريرة يقول اشهد انى
سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول من صلى
فى ثوب واحد فليخالف
بين طرفيه۔ صحيح بخاري ج ۱
ص ۵۲ مطبع رشيديه

ترجمہ: عبد اللہ بن عباس کے غلام
عکرمہ سے روایت ہے اس نے
کہا میں نے ابو ہریرہؓ کو سنا ہے وہ کہہ رہے
تھے کہ میں شہادت دیتا ہوں اس چیز
کی کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص
ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو وہ اسکی
مخالف طرفیں کرکے باندھے یعنی گدی پر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث نمبر۱: عن سعید بن
الحارث قال سألنا جابر بن
عبد اللہ عن الصلوۃ فی الثوب
الواحد فقال خرجت
مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی بعض اسفارہ فجئت لیلۃ
لبعض امری فوجدتہ
یصلی وعلی ثوب واحد
فاشتملت بہ وصلیت
الی جانبہ فلما انصرف
قال ما السری یا جابر فاخبرتہ
بحاجتی فلما فرغت قال
ما ھذا الاشتمال الذی
رأیت قلت کان ثوبا قال
فان کان واسعا فالتحف
بہ وان کان ضیقا فاتزر بہ
صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۲ مطبع رشیدیہ

ترجمہ: سعید بن حارث سے
روایت ہے کہ ہم نے جابرؓ بن
عبد اللہ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے
کے متعلق سوال کیا اُنہوں نے فرمایا
میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ایک سفر میں گیا پھر ایک رات کسی ضرورت
کیلئے میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا
تو میں نے آپؐ کو نماز پڑھتے ہوئے
پایا اور مجھ پر صرف ایک کپڑا تھا
میں نے اسے لپیٹ کر اپنے کندھوں پر
گرہ لگائی اور آپؐ کے ایک طرف
نماز پڑھنے لگا جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے
تو فرمایا اے جابر رات کے وقت کیسے آنا
ہوا؟ میں نے اپنی ضرورت کے متعلق
آپ کو بتا دیا پھر جب میں فارغ ہوا تو آپؐ
نے فرمایا یہ کپڑا لپیٹنا کیسے جو میں نے دیکھا
ہے۔ میں نے کہا میرے پاس کپڑا ایک ہی تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو آپؐ نے فرمایا اگر کپڑا واسع (کھلا) ہو تو اسے لپیٹ کر گردن پر باندھ لے اور اگر کپڑا تنگ ہو تو اس کا تہبند باندھ لے۔

حدیث نمبر ۱۵:- عن سهل قال كان رجال يصلون مع النبي صلى الله عليه وسلم عاقدي ازرهم على اعناقهم كهيأة الصبيان ويقال للنساء لا ترفعن رءوسكن حتى يستوي الرجال جلوسا

صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۲ مطبع رشیدیہ

ترجمہ:- سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگ (صحابہؓ) اپنے تہبندوں کو اپنی گردنوں پر باندھ کر بچوں کی طرح نمازیں پڑھتے تھے اور عورتوں سے کہا جاتا تھا کہ جب تک مرد سیدھے نہ اٹھ بیٹھیں تم اپنے سر نہ اٹھانا۔

حدیث نمبر ۱۶:- عن ابي هريرة قال قام رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله عن الصلوة في الثوب الواحد فقال اوكلكم يجد ثوبين ثم سأل

ترجمہ:- ابوہریرہؓ سے روایت ہے اس نے کہا کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق آپؐ سے سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا کیا تمہارے ہر ایک کے پاس دو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رجل عمر فقال اذا وسع اللہ فاوسعوا جمع رجل علیہ ثیابہ صلی رجل فی ازار ورداء فی ازار وقمیص فی ازار وقباء فی سراویل ورداء فی سراویل وقمیص فی سراویل وقباء فی تبان وقباء فی تبان وقمیص قال فی تبان ورداء۔

صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۲ مطبع رشیدیہ

کپڑے ہوتے ہیں پر ایک آدمی نے حضرت عمرؓ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا جب اللہ فراخی کرے تم بھی فراخی کرو نیز فرمایا ہر آدمی اپنے لئے کپڑے جمع کرے پھر کوئی آدمی ایک تہبند اور چادر میں نماز پڑھے کوئی تہبند اور قمیص میں نماز پڑھے کوئی شلوار اور قمیص میں نماز پڑھے۔ کوئی شلوار اور کوٹ میں نماز پڑھے کوئی انڈرویئر (کچھا) اور کوٹ میں نماز پڑھے، کوئی انڈرویئر (جانگیا) اور قمیص میں نماز پڑھے ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں میرا خیال ہے انہوں (عمرؓ) نے یہ بھی فرمایا کوئی انڈرویئر اور چادر میں نماز پڑھے۔

حدیث نمبر ۱۷:- عن ابی هریرة رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصلی احدکم فی الثوب الواحد

ترجمہ:- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے کوئی شخص بھی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جب کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیس علی عاتقیہ منہ شیئ
صحیح مسلم ج۱ ص۱۹۸ مطبع اصح المطالع
حدیث نمبر ۱۸: عن سلمۃ
بن الاکوع قال قلت یا
رسول اللہ انی لاکون فی الصید
ولیس علی الا القمیص افا صلی
فیہ قال وزرہ علیک ولو بشو
کۃ وفی سنن ابی داؤد قال
قلت یا رسول اللہ انی رجل
اصید افاصلی فی القمیص
الواحد قال نعم وازررہ و
لو بشوکۃ۔ سنن نسائی
ص۸۸، سنن ابی داؤد مع
عون المعبود ج۱ ص۲۴۲
حدیث نمبر ۱۹: حدثنا
سلیمان بن حرب قال
حدثنا حماد بن زید

اُس کپڑے سے اُس کے کندھوں پہ
کچھ کپڑا نہ ہو۔
ترجمہ: سلمہ بن اکوع
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،
اُنہوں نے فرمایا میں نے کہا اے اللہ
کے رسول ٹھیک میں شکار میں مصروف
ہوتا ہوں اور مجھ پر صرف قمیص ہوتی
ہے کیا میں اس میں نماز پڑھ لیا کروں؟
آپ ﷺ نے فرمایا ہاں یعنی پڑھ لیا کر نیز
فرمایا اسے بٹن لگا لیا کر اگرچہ کانٹے
کا ہو۔ یعنی عضو مخصوص کو ڈھانپنے
کے لئے تاکہ ننگا ابرہنا نہ ہو۔
ترجمہ: امام بخاری فرماتے ہیں
ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث
بیان کی اُنہوں نے کہا ہمیں حماد بن
زید نے حدیث بیان کی وہ ایوب
سے وہ ابی قلابہ سے وہ عمرو بن رض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن ایوب عن ابی قلابۃ
عن عمرو بن سلمۃ قال قال
لی ابو قلابۃ الا تلقاہ
فتسألہ قال
فلقیتہ فسألتہ فقال
کنا بماء ممر الناس وکان
یمر بنا الرکبان فنسألہم
ما للناس ما للناس
ما ھذا الرجل فیقولون
یزعم ان اللہ ارسلہ
اوحی الیہ اوحی اللہ
کذا فکنت احفظ ذاک
الکلام فکانما یقرأ فی
صدری وکانت العرب تلوم
باسلامہم الفتح فیقولون
اترکوہ وقومہ فانہ ان ظہر علیہم
فہو نبی صادق فلما کانت وقعۃ

سلمہؓ سے بیان کرتے ہیں بایں طور کہ ایوب
فرماتے ہیں مجھے ابو قلابہ نے کہا کیا تو
اس (عمرو بن سلمہ) سے ملاقات نہیں کرتا
پھر اس سے دریافت نہیں کرتا؟ نیز
اس (ابو قلابہ) نے کہا میں اس (عمرو)
سے ملا ہوں میں نے اس سے سوال کیا
ہے اس (عمروؓ) نے کہا ہم ایسے پانی کے
نزدیک رہتے تھے جو لوگوں کی گذرگاہ
تھی اور ہمارے قریب سے ہی قافلے گزرتے تھے
تو ہم ان سے سوال کرتے رہتے تھے کیا ہے
لوگوں کیلئے کیا ہے، لوگوں کیلئے؟ کیسا
ہے یہ آدمی؟ وہ لوگ کہتے اس کا خیال
ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر
بھیجا ہے اس کی طرف اس نے وحی
کی ہے ایسے ایسے اللہ نے وحی کی ہے تو
میں (عمروؓ) اس کلام کو زیادہ یاد رکھتا
تھا گویا کہ وہ (کلام) میرے سینے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اهل الفتح بادر کل قوم
باسلامهم وبدر ابی قومی
باسلامهم فلما قدم قال
جئتکم واللہ من عند النبی
صلی اللہ علیہ وسلم حقا فقال
صلوا صلوۃ کذا فی حین
کذا وصلوۃ کذا فی حین
کذا فاذا حضرت الصلوۃ
فلیؤذن احدکم ولیؤمکم اکثر
کم قرآنا فنظروا فلم یکن
احد اکثر قرآنا منی لما
کنت اتلقی من الرکبان
فقدمونی بین ایدیهم و
انا ابن ست او سبع سنین
وکانت علی بردۃ کنت اذا
سجدت تقلصت عنی فقالت
امرأۃ من الحی الا تغطون عنا

پڑھا جاتا تھا اور عرب لوگ اپنے
اسلام کے متعلق فتح کا انتظار کرتے
تھے کہتے تھے اسے اور اس کی قوم
کو ان کے حال پر چھوڑ دو اس لیے کہ اگر وہ
ان پر غالب آگیا تو وہ سچا نبی ہے پھر جب
فتح مکہ ہوا تو ہر قوم نے اپنے اسلام
لانے میں جلدی کی اور میرے باپ نے
میری قوم سے اسلام لانے میں سبقت کی
پھر جب وہ (میرا باپ) آیا اس نے کہا
اللہ کی قسم میں یقیناً تمہارے پاس نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آیا ہوں آپ
نے فرمایا ہے کہ فلاں نماز فلاں وقت میں
پڑھو فلاں نماز فلاں وقت میں پڑھو
جب نماز کا وقت ہو جائے تم میں سے
ایک آدمی اذان کہے اور تم میں سے جسے
زیادہ قرآن یاد ہو وہ تمہیں نماز پڑھائے
(پھر عمرو بن سلمہ کہتے ہیں) جب انہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استتارکم فاشتروا لی ثوبا فقطعوا لی قمیصا فما فرحت بشیٔ فرحی بذالک القمیص
صحیح بخاری ج۲ ص۶۱۵-۶۱۶ غزوۃ الفتح مطبع رشیدیہ۔

(میری قوم) نے دیکھا تو مجھ سے زیادہ قرآن اور کسی کو یاد نہیں تھا یعنی سب سے زیادہ قرآن مجھے ہی یاد تھا اس لئے کہ میں گزرنے والے (مسلمان) قافلوں سے قرآن سیکھتا رہتا تھا لیس اُنہوں نے مجھے اپنا امام منتخب کرلیا

اور اس وقت میں چھ یا سات سال کا بچہ تھا اور مجھ پر ایک چھوٹی سی پھٹی ہوئی چادر تھی جو سجدہ کی حالت میں اوپر اٹھ جاتی تھی تو قبیلہ کی ایک عورت نے کہا (مقتدیوں سے) تم ہم سے اپنے امام کے چوتڑ کیوں نہیں ڈھانپتے تو انہوں (میرے مقتدیوں) نے کچھ کپڑا خرید کر مجھے ایک قمیض بنادی جس سے میں اس قدر خوش ہوا کہ ایسی خوشی مجھے اور کسی چیز پر حاصل نہیں ہوئی

حدیث ۲۰: عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان لاحدکم ثوبان فلیصل فیہما فان لم یکن الا ثوب واحد فلیتزر بہ ولا یشتمل

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی شخص کے پاس جب دو کپڑے ہوں تو وہ ان دونوں میں نماز پڑھے اور اگر ایک ہی کپڑا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشتمال الیھود- سنن ابی داؤد- باب اذا کان الثوب ضیقا یتزر بہ:-

ہو تو اس ایک میں نماز پڑھ لے تہبند کی مانند باندھ کر اور اشتمالِ یہودیت کو اختیار نہ کرے -

نوٹ تہبند کی طرح باندھنا اس وقت جائز ہے جب کپڑا چھوٹا ہو ورنہ اس کپڑے کی مخالف طرفیں کر کے اسے گردن پہ باندھنا ضروری ہے تاکہ عاتقین (کندھوں) پر اس سے کچھ کپڑا آجائے جس طرح پہلے احادیث میں ذکر ہو چکا - اور اشتمالِ یہودیت کی صورت یہ ہے کہ انسان اپنے سارے جسم کو کپڑے سے ڈھانپ کر نیچے کھلا چھوڑ دے بجائے کندھوں پر باندھنے کے -

حدیث نمبر ۱۲ عن ابی ھریرۃ رضہ قال اقیمت الصلوۃ فسوی الناس صفوفھم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتقدم وھو جنب ثم قال علی مکانکم فرجع فاغتسل ثم خرج ورأسہ یقطر ماء فصلی بھم (صحیح بخاری ج صد ۸۹ باب اذا قال الامام مکانکم

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نماز کیلئے تکبیر کہی گئی لوگوں نے اپنی صفیں درست کرلیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (نماز پڑھانے کیلئے) تشریف لائے اس حال میں کہ آپ جنبی تھے پھر آپ نے فرمایا اپنی جگہ پر کھڑے رہو پھر آپ گھر گئے غسل فرمایا کر پھر واپس (نماز پڑھانے کیلئے) تشریف لائے اور آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے گر رہے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حتی یرجع انتظروہ۔ تو اسی حالت میں آپؐ نے اُن (صحابہؓ) کو نماز پڑھائی۔ یہ ایسی احادیث صحیحہ مرفوعہ ہیں جو بغیر مجبوری کے امام، مقتدی، منفرد ہر مرد کیلئے ننگے سر نماز پڑھنے کے جواز پر صراحتہً دلالت کرتی ہیں لیکن منکرین کے پاس انکے خلاف ایک حدیث بھی نہیں جو سنداً صحیح ہو۔ تنبیہ بعض جُہلاء بلکہ آجاھل لوگ مرد کو ننگے سر نماز پڑھنے کی ممانعت کیلئے قرآن مجید کی اس آیت کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ یَا بَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّکُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۝ سورۃ اعراف رکوع ۳

آیت نمبر ۳۱

ترجمہ:۔ اے آدم کی اولاد تم ہر مسجد کے نزدیک اپنی زینت (لباس) اختیار کرو اور (اس کی نعمتیں) کھاتے پیتے رہو اور اسراف نہ کرو اس لیے کہ وہ (اللہ) اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا

اس آیت سے ان کا استدلال اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ زینت اختیار کرنے کا حکم دے رہا ہے اور سر پہ کپڑا باندھنا بھی زینت ہے اور مسجد کا معنی نماز کرتے ہیں یعنی ہر نماز کے وقت زینت اختیار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرو اور سر ڈھانپنا بھی زینت سے ہے لہٰذا سر ڈھانپ کر نماز پڑھنا چاہئے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت سے اِس مسئلہ پر استدلال کرنا انتہائی درجہ کی جہالت ہے کیونکہ اس آیت میں خطاب بنی آدم کو ہے اور بنی آدم (اَوْلادِ آدم) سے مُراد تمام اولاد آدم ہے جس میں مومن اور کافر سب شامل ہیں اور نماز کی پابندی مومنوں پر ہے کافروں پر نہیں تو جب کافروں پر نماز ہی فرض نہیں تو ان کو سر ڈھانپنے کے حکم کا کیا معنیٰ؟ نیز مسجد کا معنیٰ نماز نہیں بلکہ مسجد (جائے سجود) ہے نیز اس آیت کا نماز کے ساتھ کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ آیت تو مشرکین کی اس جہالت کے رد میں اتری ہے جو وہ ننگے ہو کر مرد اور عورتیں بیت اللہ کا طواف کرتے تھے۔ جس طرح تفسیر ابن کثیر ج۲ ص۲۱۰ پر ابن جریر کے حوالہ سے مذکور ہے۔

عن ابن عباس قال كانوا يطوفون بالبيت عراة الرجال والنساء الرجال بالنهار والنساء بالليل وكانت المرأة تقول = اليوم يبدو بعضه او كله + وما بدا منه فلا احله۔

ترجمہ:۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ مشرکین بیت اللہ کا طواف مرد اور عورتیں عریانی حالت میں کرتے تھے مردوں کے وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عورتیں رات کے وقت اور عورتیں یہ شعر بھی پڑھتی تھیں : کہ آج ہمارا جسم یا ہماری شرمگاہ کا کچھ حصہ ننگا ہو گا یا تمام ننگا ہو گا اور جو بھی ننگا ہو گا وہ کسی کیلئے حلال نہیں ہو گا۔ اور سنن نسائی ج ۲ ص ۳۲،۳۴ پر خذوا زینتکم عند کل مسجد کی تفسیر اس طرح مذکور ہے۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کانت المرأۃ تطوف بالبیت وھی عریانۃ تقول: الیوم یبدو بعضہ أو کلہ + وما بدا منہ فلا أحلہ،

ترجمہ: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مشرک عورتیں ننگی بیت اللہ کا طواف کرتی ہوئی یہ کہتی تھیں، کہ آج ہمارا کچھ جسم یا شرمگاہ کا حصہ یا پورا ننگا ہو گا اور جو ننگا ہو گا وہ کسی کیلئے حلال کی غرض سے نہیں۔ اور صحیح مسلم ج ۲ کتاب التفسیر ص ۴۲۲ پر اس آیت کا شانِ نزول جو ذکر کیا گیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں: عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کانت المرأۃ تطوف بالبیت وھی عریانۃ فتقول من یعیرنی تطوافا تجعلہ علی فرجہا وتقول: الیوم یبدو بعضہ أو کلہ + فما بدا منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلا احله- فنزلت هٰذه الاٰية: خذوا زينتكم عند كل مسجد- صحيح مسلم ج۲ ص۴۲۲

ترجمہ:- عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے اُنہوں نے فرمایا مشرک عورتیں ننگی بیت اللہ کا طواف کرتی تھیں نیز کہتی تھیں اس انڈرویئر (لنگوٹا) پہننے پر ہمیں کون عار اور ملامت کرسکتا ہے اور یہ شعر بھی پڑھتی تھیں

اليوم يبدو بعضه او كله + فما بدا منه فلا احله- فنزلت هذه الاٰية- خذوا زينتكم عند كل مسجد- صحيح مسلم ج۲ ص۴۲۲ مطبع اصح المطابع-

شعر اور آیت کا ترجمہ پہلے کر دیا گیا ہے- یہ ہے اس آیت کا پسِ منظر اور صحیح مطلب تو اس آیت کی اس تفسیر کو چھوڑ کر جو رائس المفسرین رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کے شاگردِ رشید، برادرِ سعید، فقیہ وحید، حاصلِ تائید، مُبیّنِ توحیدِ مجید عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمائی ہے ذہنی اور اختراعی تفسیر بیان کرنا جس کا آیت کے ساتھ بالکل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی تعلق نہیں جہنم رسید ہونے کی تیاری ہے جیسا کہ حدیث میں اس کی وعید بیان کی گئی ہے۔ من قال فی القرآن برأیہ فلیتبوأ مقعدہ من النار ابن کثیر ج۱ ص۵ عن ابن عباس بحوالہ سنن نسائی، جامع ترمذی۔ ترجمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص قرآن کی تفسیر اپنے ذہن اور قیاس سے کرتا ہے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بناتا ہے لہذا مرد کو ننگے سر نماز پڑھنے کی ممانعت کیلئے اس آیت بالا سے استدلال کرنے والے اسی وعید کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔

چک ۱۲۶۔ جنوبی ضلع سرگودھا میں ایک آدمی نے مجھے کہا جو مدعی اہلحدیث اور منسلک جماعت اسلامی تھا کہ کیا تم مولینا محمود الحسن سے زیادہ عالم ہو؟ وہ تو اس آیت سے ننگے سر نماز پڑھنے کی ممانعت بیان کرتے ہیں اور تم اس معنی کا انکار کرتے ہو کیا تم بڑے عالم ہو یا وہ بڑے عالم تھے؟ تو میں نے ان کو جواب دیا میں تو بڑا عالم نہیں نہ اپنی تفسیر بیان کرتا ہوں لیکن میں جن کی طرف سے یہ تفسیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کرتا ہوں وہ اتنے بڑے عالم اور مفسر قرآن ہیں کہ محمود الحسن بیچارا قرآن کے مقابلے میں کوئی چیز بھی نہیں وہ ہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جنہوں نے سارے قرآن کی تفسیر خود صاحب قرآن امام اعظم رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم سے سیکھی جن کی شان یہ ہے :

وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی - سورہ نجم

وہ (نبی) اپنی مرضی سے (دینی امور میں) نہیں بولتا جب تک وحی نہ آئے اور ان کے (عبداللہ بن عباسؓ) حق میں آپؐ نے دعا بھی فرمائی تھی اے اللہ اسے (ابن عباس) قرآن کی فقاہت اور تفسیر عطا فرما صحیح بخاری - تو کیا جس کے حق میں حضورؐ کی دعا بھی ہو اور قرآن بھی اسے خود سکھایئں ان کی بیان کردہ تفسیر صحیح ہے؟ یا محمود الحسن کی؟ تو وہ آدمی لاجواب ہو کر خاموش ہو گیا۔ علاوہ ازیں اگر انکی اس غلط تفسیر کو تسلیم کیا جائے تو پھر جوتے پہن کر بھی ہمیشہ نماز پڑھنی چاہیئے کیونکہ وہ بھی زینت ہے۔ لیکن یہ لوگ جوتے پہن کر کبھی نماز نہیں پڑھتے بلکہ اس کے منکر ہیں حالانکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے جوتوں سمیت نماز پڑھنا عملاً اور قولاً دونوں قسم کی احادیث سے ثابت ہے۔ جو ثابت ہے اس کے انکاری ہیں اور جو ثابت نہیں اس پر اصراری ہیں پھر دعویٰ اہلِ سنت کا۔ سبحان اللہ کیسی منطق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ قصہ کوتاہ اس آیت سے اس مسئلہ پر استدلال کرنا عقل و علم کے خلاف ہے۔ اور بعض لوگ اسی خیال سے کہ ننگے سر نماز نہیں ہوتی مساجد میں کھجور وغیرہ کی ٹوپیاں لاکر رکھ دیتے ہیں تاکہ ننگے سر والے لوگ نماز پڑھنے کے وقت وہ ٹوپیاں پہن کر نماز پڑھیں حتیٰ کہ کئی جاہل مدعی اہلحدیث بھی ننگے سر نماز نہیں پڑھتے بلکہ اہل بدعت کی طرح وہ بھی سر ڈھانپنا ضروری سمجھتے ہوئے یا اہل بدعت کے ڈر سے نماز پڑھنے کے وقت ٹوپی اٹھاکر سر پر رکھ لیتے ہیں اور ان کے گمراہی والے عقیدے کو تقویت پہنچاتے ہیں اور جس چیز کا التزام کرنا چاہیئے اس کی پرواہ تک نہیں کرتے وہ ہے ٹخنوں کا ننگا رکھنا یعنی مرد کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ٹخنے ننگے رکھے ورنہ اس کی نماز نہیں ہوگی بلکہ وضو بھی ٹوٹ جائے گا سنن ابی داؤد میں موجود ہے کہ ایک آدمی صحابی رسول ﷺ چادر ٹخنوں کے نیچے چھوڑ کر نماز پڑھ رہا تھا تو آپ ﷺ نے اسے دوبارہ وضوء کرکے نماز پڑھنے کا حکم دیا دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ نے گذارش کی اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے اسے دوبارہ وضوء کرنے کا حکم کیوں دیا ہے فرمایا جب بندہ وضو کرتا ہے پھر تو پھر گیا ہے وضوء کا فائدہ کیوں نہ ہو؟ (تو اس کے وضو جھڑتے ہیں جب وضو سے گناہ ہو تا کا فائدہ ہونا چاہئے)

خلاصہ یہ ہے کہ جب کپڑا شلوار ہو یا چادر وغیرہ مرد ٹخنوں کے نیچے چھوڑ کر نماز پڑھے گا تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔ اور اس کا وضو بھی ٹوٹ جائیگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ قیاسی لوگ اس کا تو خیال نہیں کرتے جس سے نماز اور وضوء کا خاتمہ ہو بلکہ جہنم رسید ہونے کا سبب ہو خواہ نماز کے علاوہ بھی یہ جرم کرے یعنی چادر یا شلوار وغیرہ ٹخنوں کے نیچے چھوڑے تو بھی لعنتی اور جہنمی ہوگا بقول رحمتہ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم (صحاح ستہ) لیکن جس پر شریعت نے کوئی پابندی نہیں لگائی (یعنی مرد کا سر ڈھانپ کر نماز پڑھنا) اس پر اپنی طرف سے پابندی لگاتے ہیں۔ اور بعض جاہل نماز کے وقت ٹخنے ننگے کر لیتے ہیں یعنی ٹخنوں سے کپڑا اوپر کر لیتے ہیں اور نماز کے علاوہ دوسرے ہمہ اوقات میں نیچے چھوڑ کر ٹخنے ڈھانپے رکھتے ہیں حتیٰ کہ کئی مولوی بھی اس جرم عظیم کا ارتکاب کر کے جہنمی اور لعنتی بنتے ہیں۔ اعاذنا اللہ من شرورھم آمین۔ اور دنیاوی حکام کی عدالتوں میں پیشی پر احکم الحاکمین کی عدالت اور درگاہ میں پیشی کو قیاس کر کے نماز کی حالت میں سر ڈھانپنے کے التزام کا حکم دینے والا اسی قائس اول کا تابعدار ہے جس نے نص اور دلیل کے خلاف قیاس کر کے حاکم مطلق کے حکم کو رد کر دیا تھا اور کہا تھا انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین۔ اعاذنا اللہ من ھمزہ ونفخہ ونفثہ آمین ثم آمین۔ بعض جہلاء کہتے ہیں کہ ننگے سر نماز جائز تو ہے لیکن افضل اور بہتر سر ڈھانپ کر پڑھنا ہے یہ بھی ان کا قیاسانہ اور جاہلانہ فیصلہ ہے کیونکہ اس کی دلیل قرآن اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح حدیث سے نہیں ملتی جو قرآن اور صحیح حدیث سے اس کی دلیل دکھا دے اسے بھی ہر دلیل کے بدلے دس دس ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ آئے جس کے پاس دلیل ہو دکھائے ہزاروں روپیہ منٹوں میں کمائے گھر بیٹھ کر کھائے لوگوں سے چندہ مانگ کر کھانے سے باز آئے اور دربدر کی ذلت و خواری سے بچ جائے۔ اگر افضلیت کا مقام دینا ہو تو پھر سر ڈھانپنے کی بجائے ننگے سر نماز پڑھنے کو دینا چاہیئے کیونکہ وہ عبادت اور وہ اسلام کا رکن جس کے ادا کرنے سے انسان مسلمان گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے پیدا ہونے کے وقت تو اس کے ادا کرنے کے وقت اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان مرد کیلئے سر کا ننگا رکھنا فرض قرار دیا ہے خواہ امام ہو یا مقتدی یا منفرد اگر اس کی ادائیگی کے دنوں میں کسی نماز کے وقت بھی جو مرد سر ڈھانپ لیگا تو اسکو جرمانہ ادا کرنا پڑے گا یعنی قربانی کا خون۔ امام ہو یا ماموم یا منفرد اور وہ رکن اسلام ہے حج اگر سر ڈھانپ کر نماز پڑھنا افضل ہوتا تو ایسے اونچے عمل میں اللہ تعالیٰ مردوں کو سر ڈھانپنے کا حکم دے دیتا حالانکہ معاملہ برعکس ہے۔ لیکن ہم چونکہ قیاسی نہیں ہیں بلکہ کتاب وسنت کے پابند ہیں لہذا اپنی طرف سے ہم ننگے سر نماز پڑھنے کو بھی افضلیت کا مقام نہیں دیتے کیونکہ ہمارے امام اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نہیں دیا بلکہ ہر دو حالتوں میں نماز پڑھنے کو ہم برابر سمجھتے ہیں کسی حالت کو دوسری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالت پیر نوبت نہیں دیتے نہ ننگے سر نماز پڑھنے کو سر ڈھانپ کر نماز پڑھنے پر نہ سر ڈھانپ کر نماز پڑھنے کو ننگے سر نماز پڑھنے پر کیونکہ ادلہ شرعیہ کے مقابلہ میں ہر قیاس باطل ہے۔ ان قیاسی لوگوں کی اس سختی سے کئی نوجوان نماز کے تارک رہتے ہیں وہ یہی عذر کرتے ہیں کہ ہمارے پاس رومال وغیرہ نہیں تو ہم ننگے سر نماز کیسے پڑھیں چلو پڑھتے ہی نہیں ہائے قیاس باطل تیرا برا ہو۔ تو نے کتنے ارکانِ اسلام کو پامال کر دیا اور کتنے دینداروں کو بے دین کر دیا۔ ختم

دعوتِ فکر

حدیثِ پیغمبر ؐ سے قیاسی منحرف ہو نہ کبھی
گر ہدایت کی طلب ہے کہ تفکر بار بار
رات دن محو حدیثِ مصطفٰے کیوں سوچ ہے
ایک دن اس کے عوض جائیگا فی دارالبوار
تیز تر تقلید کی آری پکڑ کر ہاتھ میں
کاٹتا ہے کیوں سدا تو سنتِ خیر الخیار
دن بدن تیرا و تیرہ ہو گیا قطع حدیث
پائیگا اس کا صلہ تو ھاویہ کی گرم نار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے مقلد کیوں حدیث مجتبیٰ بھاتی نہیں
حدیث سے تجھ کو بغض تقلید سے تیرا پیار
یاد کر وہ دن کہ جب محشر تپایا جائے گا
کاٹ کر ہاتھوں کو رودے گا مقلد بے شمار
چھوڑ کر سنت کو اوروں کے نہ پیچھے بھاگتا
نہ اٹھاتا ذلّت و خواری نہ ہوتا دل آزار
یاد کر وہ دن کہ جب تابع رسولِ ﷺ ہاشمی
پائیں گے فردوس وہ خلدِ بریں دار القرار
اے مقلد گر تو چاہتا ہے وہاں حور و قصور
چھوڑ کر تقلید کر سنت یہاں تو اختیار
خیر خواہی کیلئے تیری یہ کہتا ہے حسیم
ہر حدیثِ پاک کو سینے لگا نہ ہو فرار
دوغلا پالیسیاں سب چھوڑ دے اے دوغلے
ورنہ جہنم میں سدا کھائیگا تو گرزوں کی مار
اسلام کا بلبل مگر اسلام سے ہے دشمنی
روزِ محشر کی عدالت میں تو ہو گا شرمسار
دوغلوں کے واسطے تعذیب جو تجویز ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سات طبقوں سے ہے نچلا ہاویہ بالکل تیار
دولتِ دنیا نے تجھ کو کردیا مخمور یاں
یاد کر قارون کو وہ ہو گیا کیفِ دمار
سیم و زر سب لیا گیا ساتوں زمینوں کے تلے
کام اس کے آئے نہ خویش و اقارب غمگسار
حق بیانی سے سدا ڈرتا ہے کیوں لے دوغلے
حق بیانی سے تجھے کیا ہو گیا ہے اضطرار
دوغلا پالیسیاں مقبول ہوتیں گر وہاں
انبیاء سے نہ کبھی کرتے عداوت وہ کُفّار
کیا تشدد تھے وہ کرتے کافرہ اقوام پر
جس کے سبب نبیوں سے وہ کرتے عداوت تھے شرار
دعوت و تبلیغ میں کرتے خیانت تھے نہ وہ
جس طرح مامور ہوتے اس طرح دیتے گزار
بس یہی سختی تھی انکی جو نہ بھاتی ظالماں
ورنہ ملبند اخلاق تھے وہ ایلچی سب کردگار
گر مداہن دین میں ہوتے خدا کے ایلچی
نہ کوئی ہوتا مخالف نہ کوئی دیتا ضرار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سربسران کی سیرتیرے لیئے ہیں عبرتیں
مرد لغزیزی کے لیئے جائز نہیں ان سے کنار
گر تو چاہتا ہے عزوشرف دارین میں
سید کونین کا بس ہو بہو نقشہ اُتار
جس طرح ذات اُنکی انبیاء میں آخری
اس طرح کر بات اُنکی دین سارے میں شمار
گرچہ دنیا ہو جائے ساری مخالف آپؐ کے
پیروی بس آپ کی کرنا ہی ہو تیرا شعار
جب ملے تجھ کو حدیثِ مصطفےٰ کا فیصلہ
جو مخالف اس کے ہو دیوار پر اس کو تو مار
گر نہیں ایمان ایسا ہے تیرا مضبوط تر
پھر کہیں بہتر ہیں تجھ سے ظالم قرد و حمار
بس حسیما مقام خامہ کو نہ اتنا طول دے
گر ہدایت ہو مقدر ہیں نہ ہونگے بے قرار

۹۹... ماڈل ٹاؤن - لاہور
نمبر 08149

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قرآن و سنت کی اشاعت و تبلیغ اور دعوت و ترویج جیسے اہم فریضہ کو ادا کرنے کے لیے

جمعیت شبان اہلحدیث

کی رکنیت اختیار کیجئے

لوگ کہتے ہیں کہ اس دور میں اسلامی نظام کیسے اور کب کامیاب ہوگا؟ لیکن ہمارا یقین ہے اور ایمان یہ کہتا ہے کہ اب اسلام اس دھرتی کا مقدر بن چکا ہے کس قدر خوش نصیب ہوں گے وہ افراد جو اسلام غالب کے سورج کو طلوع ہوتے دیکھ سکیں گے۔ یہی دین اور دنیا میں کامیاب و کامران ہوں گے۔

جمعیت شبان اہلحدیث رحیم یار خان

تالیف
مولانا بشیر احمد حسیم

اشاعت فنڈ
۳/۰۰